سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

# میسرز انڈیا ہاوس

بنام

# کشن این۔لال وانی

18/دسمبر 2002

[ آر۔سی۔لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز ]

تامل ناڈو عمارت (پٹہ و کرایہ) کنٹرول ایکٹ، 1960۔دفعہ 25(2) شق:

مدت تحدید۔توسیع۔فیصلہ۔عدالت کے اختیارات رکو استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ تحدید ایکٹ، 1963 کی دفعہ 5 کے تحت درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کیا جاسکے جب ایسی تاخیر ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو، اس مدت کے علاوہ جو قابل اخراج ہے بطور وہ وقت جو اپیل کے خلاف حکم کی تصدیق شدہ کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار ہو۔

تحدید ایکٹ، 1963؛ دفعات 12(2) اور 29(2):

حکم/فیصلے کی کاپی حاصل کرنے میں ضائع ہونے والے وقت کو خارج کرنا تحدید ایکٹ کی دفعہ 12(2) کے تحت فائدہ۔لاگو ہونے کا دائرہ۔فیصلہ، یہ عدالت کا قانونی فرض ہے کہ وہ ایسے فوائد کو لاگو کرے تا کہ حکم/فیصلے کی کاپی حاصل کرنے میں ضائع ہونے والے وقت کو خارج کیا جاسکے۔یہ فائدہ کسی بھی خاص قانون/مقامی قانون کے تحت مقرر کردہ تحدید کی مدت کو شمار کرتے وقت بھی لاگو ہوتا ہے۔کاپی حاصل کرنے میں ضائع ہونے والا وقت خارج کرنے کے قابل ہے حالانکہ کاپی کے لیے درخواست تحدید کی مقررہ مدت

کے اندر نہیں دی گئی تھی۔

جواب دہندہ نے عدالت عالیہ کے اپیل کے حکم کے خلاف 25.9.2001 کو دو نظر ثانی درخواستیں دائر کیں۔ جواب دہندہ نے تامل ناڈو عمارت (پٹہ و کرایہ) کنٹرول ایکٹ کے تحت نظر ثانی درخواست دائر کرنے کی تحدید کی مدت ختم ہونے کے بعد 9.11.2001 کو تاخیر سے تصدیق شدہ کاپی کے لیے درخواست دی اور یہ کاپی 24.12.2001 کو موصول ہوئی۔ عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جواب دہندہ کی طرف سے پیش کیے گئے کافی سبب کی بنیاد پر نظر ثانی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کر دیا اور تحدید ایکٹ کی زیر دفعہ 12(2) کے فوائد کو لاگو کرتے ہوئے حکم کی کاپی حاصل کرنے میں ضائع ہونے والے وقت کو بھی خارج کرنے پر غور کیا۔ اس لیے یہ اپیلز ہیں۔

اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے، عدالت نے:

فیصلہ کیا۔ 1.1 : یہ اچھی طرح سے تسلیم شدہ ہے کہ تحدید ایکٹ کی دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت، دفعہ 12 کے دفعات کسی بھی خاص یا مقامی قانون کے تحت مقرر کردہ تحدید کی مدت کو شمار کرنے کے لیے لاگو ہوتے ہیں۔ قانونی طور پر مقرر کردہ تحدید کی مدت پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے اور اسے انصاف کے تقاضوں کے تحت نرمی یا انحراف کے ساتھ نہیں لیا جا سکتا۔ ساتھ ہی، تحدید کی مدت کو شمار کرنے میں توسیع یا نرمی کی اجازت دینے والے دفعات کو بھی پورا اثر دیا جانا چاہیے جیسا کہ تحدید ایکٹ کی دفعہ 12 میں موجود ہے۔ ان دفعات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مقدمہ بازی کرنے والے کو اس کے حق کے نفاذ کے لیے کسی بھی علاج کا موثر طریقے سے استعمال کرنے کے قابل بنایا جائے اور وقت کی سختی سے مقرر کردہ پابندی قانونی حقوق اور علاج کے استعمال میں غیر ضروری مداخلت نہ کرے اور دفعہ 12 کو ہمیشہ فراخدلی سے تشریح کیا گیا ہے۔

[C-E-526]

ڈی پی مشرا بنام کمال نارائن شرما اور دیگر، (1970) 2 ایس سی سی 369 اور مالوجی راو نرسنگھ راؤ بنام مدھیہ پردیش ریاست، (1969) 2 ایس سی سی 723، پر انحصار کیا گیا۔

1.2۔ متنازعہ حکم، سزا یا آرڈر کی کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو تحدید کی مدت کو شمار کرنے سے خارج کرنے کے قابل سمجھا گیا ہے اگرچہ ایسی کاپی کو اپیل، درخواست یا نظرثانی کی یادداشت کے ساتھ ضروری طور پر پیش کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ پھر بھی، اگلے حل کے لیے ذہن بنانے، قانونی رائے حاصل کرنے اور درخواست کو مناسب طریقے سے تیار کرنے کے لیے اس کی بنیادیں تلاش کرنے کے لیے مقدمہ بازی کرنے والے کے پاس ایسی کاپی کا ہونا ضروری ہے۔ مستند کاپی کے بغیر، اعلیٰ فورم یا بعد کے دائرہ اختیار میں حل ایک مذاق بن سکتا ہے۔ اصل طرف یا اپیل یا نظرثانی کی طرف جاری کردہ احکام یا فیصلوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔ تحدید ایکٹ کی دفعہ 12 کے فائدے کے لیے درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے؛ یہ عدالت کا قانونی فرض ہے کہ وہ جہاں دستیاب ہو وہاں فائدہ فراہم کرے۔ دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کی زبان اس طرح کی ہے جو کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو تحدید کی مدت کو شمار کرنے سے خارج کرنے کا حکم دیتی ہے۔ [F, G-A, 526-E, 527-526]

1.3۔ کسی مقدمے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہو کر عدالت سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تصدیق شدہ کاپی کے لیے درخواست دینے سے پہلے یا اس کی فراہمی کے بعد ضائع ہونے والی تاخیر کو معاف کر دے۔ دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کی زبان میں کوئی شرط یا اضافی قابلیت نہیں ہے جو خود مقننہ نے فراہم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس طرح دفعہ 12(2) کے عمل کو روک دیا ہے۔

[527-ای؛528-ایف]

مرلی دھر شری نواس بنام موتی لال رامکو مار، اے آئی آر (1937) بمبئی 162 پر بھروسہ کیا۔

اے ڈی پارتھا سارتھی بنام ریاست آندھرا پردیش، اے آئی آر (1966) ایس سی 38، ممتاز۔

2۔ جہاں تک تحدید ایکٹ کے دفعہ 5 کے قابل اطلاق ہونے کا تعلق ہے، عدالت کا یہ اختیار ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر اپیل کو ترجیح نہ دینے کے لیے کافی وجہ کی دستیابی کی بنیاد پر حد کی مقررہ مدت میں توسیع کر سکتی ہے، تحدید ایکٹ کے دفعہ 5 کے مفہوم کے تحت، عدالت عالیہ کی طرف سے عائد کردہ اختیار کی

حد کے تحت محدود ہے۔ تمل ناڈو عمارت (پٹہ اور کرایہ) کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 25۔نظر ثانی داخل کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کی صوابدیدی اختیار کسی بھی تاخیر کو معاف کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے جو ایک ماہ سے زیادہ یا اس سے زیادہ نہیں ہوگی جسے تحدیدی ایکٹ کے دفعہ 4 سے 24 کے حوالے سے حد کی مدت کی گنتی سے خارج کر دیا جائے گا۔ چونکہ کل وقت، کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو چھوڑ کر، 60 دن سے زیادہ نہیں ہے عدالت عالیہ نے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر کو بجا طور پر معاف کیا ہے۔

(A-C-529؛H-528)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 2002 کی سول اپیل نمبر 8548-8549۔

مدراس عدالت عالیہ کے 19.4.2002 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم پی نمبر۔ 2002 کے سی آر پی ایس آر نمبر 8 اور 12 میں 2002 کے 3067 اور 3068۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وی پر بھا کر اور ایم کے ڈی نمبو دیری۔

جواب دہندہ کی طرف سے پی ایس نرسمہا، انانگا بھٹا چاریہ اور سرید ھر پی۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس آر۔ سی۔ لاہوٹی۔ اجازت دے دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے اس حکم کو چیلنج کرتی ہیں جس میں جواب دہندہ کی جانب سے تمل ناڈو عمارت (پٹہ اور کرایہ) کنٹرول ایکٹ، 1960 (اس کے بعد تمل ناڈو ایکٹ) کی دفعہ 25 کے تحت دائر کی گئی دو دیوانی نظر ثانیوں کو محدود مدت کے اندر دائر کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کر دیا ہے جو درخواست گزار کی جانب سے جواب دہندہ کو اخراجات کے طور پر 750 روپے کی ادائیگی سے مشروط ہے۔ عدالت عالیہ میں جواب دہندہ نے یہ دونوں اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی ہیں۔

مختصر میں حقائق۔اپیلیٹ آرڈر، جو عدالت عالیہ میں نظر ثانی کا موضوع ہے، 25.9.2001 کو جاری کیا گیا تھا۔فیصلہ کی مصدقہ کاپی حاصل کرنے کے لئے درخواست 9.11.2001 کو دی گئی تھی۔ تصدیق شدہ کاپی 24.12.2001 کو فراہم کی گئی تھی۔دیوانی ترمیم 2.1.2002 کو عدالت عالیہ میں دائر کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ تصدیق شدہ کاپی کے لئے درخواست کی کافی وجہ 9.11.2001 کو تاخیر سے دی گئی تھی جب نظر ثانی کی درخواست دائر کرنے کی حد پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ 9.11.2001اور 24.12.2001 (دونوں دنوں سمیت) کے درمیان ضائع ہونے والے وقت کو تحدید ایکٹ 1963 کی دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق حد بندی کی مدت کا حساب لگانے سے خارج کیا جاسکتا ہے۔

عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کرنے کی حد کی مدت حکم کی تاریخ سے 30 دن ہے۔اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ 9 دسمبر 2001 کو جب مصدقہ کاپی حاصل کرنے کی درخواست دائر کی گئی تھی تو 30 دن کی مدت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر 9.11.2001اور 24.12.2001 (دونوں دنوں سمیت) کے درمیان کی مدت کو حد کی مدت کا حساب لگانے سے خارج کر دیا جائے تو نظر ثانی 60 دن کی مدت کے اندر دائر کی گئی تھی۔

تمل ناڈو ایکٹ کی دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ اپنے نظر ثانی کے اختیارات کے استعمال کے لئے عدالت عالیہ میں دائر ہر درخواست کو اس تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ترجیح دی جائے گی جس تاریخ کو درخواست گزار کو مطلع کیا جاتا ہے" بشرطیکہ عدالت عالیہ اپنی صوابدید پر ایسی کسی بھی درخواست کو داخل کرنے کے لئے مزید ایک ماہ سے زیادہ کا وقت نہ دے۔اگر یہ مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کے پاس مقررہ وقت کے اندر درخواست کو ترجیح نہ دینے کی کافی وجہ تھی" یعنی ایک ماہ۔

دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) اور تحدیدی ایکٹ 1963 کی دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) متعلقہ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

12۔ قانونی کارروائیوں میں وقت کا استثنا۔

X X X X XX

(2) اپیل یا اپیل کی اجازت کے لیے درخواست یا نظر ثانی یا کسی فیصلے کی نظر ثانی کے لیے مقررہ مدت کا حساب لگاتے وقت، جس دن فیصلہ سنایا گیا تھا جس پر اعتراض کیا گیا ہے اور وہ وقت جو مطلوبہ حکم، سزا یا آرڈر کی نقل حاصل کرنے کے لیے درکار ہو جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو یا جس کی نظر ثانی یا جائزہ لیا جانا ہو، اسے خارج از وقت شمار کیا جائے گا۔

29۔ بچت۔

(2) جب کوئی خاص یا مقامی قانون کسی دعویٰ، اپیل یا درخواست کے لیے حد مقررہ مدت کے لیے کوئی مختلف مدت مقرر کرتا ہو جو کہ شیڈول میں مقررہ مدت سے مختلف ہو، تو دفعہ 3 کے احکام اس طرح لاگو ہوں گے جیسے کہ یہ مدت شیڈول میں مقررہ مدت ہو، اور کسی خاص یا مقامی قانون کے تحت کسی دعویٰ، اپیل یا درخواست کے لیے مقررہ مدت کا تعین کرنے کے مقصد کے لیے، دفعات 4 سے 24 (بشمول) تک کے احکام صرف اسی حد تک لاگو ہوں گے جس حد تک وہ اس خاص یا مقامی قانون کے ذریعے صریحاً مستثنیٰ نہ کیے گئے ہوں۔

یہ بات اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ حدود ایکٹ کی دفعہ 29 کے ذیلی دفعہ (2) کے تحت، دفعہ 12 کے دفعات کسی بھی خاص یا مقامی قانون کے ذریعے مقرر کردہ مدت کی تحدید کا حساب لگانے کے لیے لاگو ہوتے ہیں۔ دیکھیے ڈی پی مشرا بنام کمال نارائن شرما اور دیگر، [1970] 2 ایس سی سی 369 اور مالوجی راو نرسنگھ راو بنام ریاست مدھیہ پردیش [1969] 2 ایس سی سی 723۔ تحدید کی مدت کو سختی سے برقرار رکھنا ضروری ہے اور انصاف کے تحفظات کی بنیاد پر اس میں نرمی یا انحراف نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ ہی، ان دفعات کو بھی پورا اثر دیا جانا چاہیے جو تحدید کی مدت کے حساب میں توسیع یا نرمی کی اجازت دیتے ہیں، جیسے کہ حدود ایکٹ کی دفعہ 12 میں موجود ہیں۔ ان دفعات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مقدمہ بازی کرنے والے کو اپنے حق یا کسی علاج کے نفاذ کے لیے مؤثر طریقے سے ایسا کرنے کا موقع دیا جائے اور وقت کی سختی سے مقرر کردہ پابندی قانونی حقوق اور علاج کے استعمال میں غیر ضروری مداخلت نہ کرے۔ اسی لیے دفعہ 12 کی ہمیشہ

آزادانہ تشریح کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، متنازعہ حکم، سزا یا آرڈر کی کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو تحدیدکی مدت کے حساب سے خارج کردیا جاتا ہے، حالانکہ ایسی کاپی کو اپیل، درخواست یا نظرثانی کی یادداشت کے ساتھ ضروری طور پر جمع کرانا ضروری نہیں ہوتا۔ اصل طرف یا اپیل یا نظرثانی کی طرف سنائے گئے حکموں یا آرڈرز کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ حدود ایکٹ کی دفعہ 12 کے فوائد حاصل کرنے کے لیے کوئی درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہوتی؛ یہ عدالت کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ دستیاب فوائد کو جہاں ممکن ہو فراہم کرے۔ اگرچہ دفعہ 12 کے ذیلی دفعہ (2) کی زبان اس طرح کی ہے کہ وہ کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو تحدید کی مدت کے حساب سے خارج کرنے کا حکم دیتی ہے، لیکن اس اصول کو آسان طریقے سے بیان کرنے اور عملی طور پر لاگو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقرر کردہ تحدید کی مدت کا تعین کیا جائے اور پھر اس میں کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو شامل کردیا جائے بی کاپی کے لیے درخواست کی تاریخ اور اس کی ترسیل کی تاریخ دونوں شامل ہوں بی اور اس جمع کے نتیجے کو تحدید کی مدت کے طور پر سمجھا جائے۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایسی کاپی کو مطلوبہ دائرہ اختیار میں داخل کی گئی درخواست کے ساتھ جمع کرانا ضروری ہو یا نہ ہو، لیکن اگلے حل کے لیے ذہن بنانے، قانونی رائے حاصل کرنے اور درخواست کو مناسب طریقے سے تیار کرنے کے لیے اس کی بنیادوں کا پتہ لگانے کے لیے مقدمہ بازی کرنے والے کے پاس ایسی کاپی کا ہونا ضروری ہے۔ معتبر کاپی کے بغیر، اعلیٰ فورم یا بعد کے دائرہ اختیار میں حل ایک مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔ دفعہ 12 کے ذیلی دفعہ (2) کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو تحدید کی مدت کے حساب سے خارج کردیا جائے، یا دوسرے الفاظ میں، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے، کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو مقرر کردہ مدت میں شامل کردیا جائے اور اس جمع کے نتیجے کو مقرر کردہ مدت کے طور پر سمجھا جائے۔ اس طریقہ کار کو اپنانے میں یہ فرق نہیں پڑتا کہ سرٹیفائیڈ کاپی کے لیے درخواست مقرر کردہ تحدید کی مدت کے اندر دی گئی تھی یا اس کے بعد۔ نہ تو حدود ایکٹ کی دفعہ 12 کے ذیلی دفعہ (2) میں ایسا کوئی حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی اصولی طور پر ہمیں ایسا نظریہ اپنانے کی کوئی وجہ یا منطق نظر آتی ہے۔

اگر ہم مدعی کے وکیل کی پیشکش کو تسلیم کرلیتے تو ایک اور نتیجہ بھی نکلتا۔ حدود ایکٹ کی دفعہ 5 یا تاخیر کو معاف کرنے کی طاقت کو دفعہ 25(2) کے ساتھ منسلک شرط کے حوالے سے استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ صرف متنازعہ آرڈر کی سرٹیفائیڈ کاپی حاصل کرنے کے بعد کے دورانیے کے لیے ہوگا، نہ کہ اس سے پہلے کے دورانیے کے لیے۔ مذکورہ دفعات میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کے حقائق اور حالات

کے پیشِ نظر، عدالت کو اپنی صوابدید کی طاقت استعمال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے تاکہ وہ سرٹیفائیڈ کاپی کے لیے درخواست دینے سے پہلے یا اس کی ترسیل کے بعد ضائع ہونے والے وقت کی وجہ سے ہونے والی تاخیر کو معاف کر دے۔

مرلی دھر شری نواس بنام موتی لال رام کمار، AIR (1937) بمبئی 162 میں، فل بینچ نے بیومونٹ، چیف جسٹس کے ذریعے یہ فیصلہ دیا کہ عدالت کسی مدعی کے قانونی حق پر ایسی پابندی عائد نہیں کر سکتی جو ایکٹ کے ذریعے معقول نہ ہو اور یہ کہ ایک ایسا اصول جو یہ کہے کہ حکم کی کاپی حاصل کرنے کے لیے کوئی وقت اجازت نہیں دیا جائے گا جب تک کہ ایسی کاپی کے لیے درخواست حکم کی تاریخ سے مخصوص دنوں کے اندر نہ دی گئی ہو، اختیارات سے باہر ہوگا۔ کسی حکم کے خلاف اپیل کے لیے وقت کا حساب لگاتے ہوئے یہ جائز ہے (کسی مناسب معاملے میں) کہ حکم کی کاپی حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا جائے، چاہے ایسی کاپی کے لیے درخواست اپیل کی مدت ختم ہونے کے بعد ہی کیوں نہ دی گئی ہو۔ مدراس ہائی کورٹ کے فل بینچ نے، جس کی صدارت سری نواسن، جسٹس (بعد میں سپریم کورٹ کے جج) نے کی، یہ فیصلہ دیا کہ اگرچہ فیصلے اور حکم کی سرٹیفائیڈ کاپیاں حاصل کرنے کے لیے درخواست مقرر کردہ تحدید کی مدت کے بعد دی گئی تھی، لیکن یہ مدت تمام معاملات میں خارج کر دی جائے گی، اس بات پر منحصر ہے کہ آیا کوئی مناسب سبب دکھایا گیا ہے یا نہیں۔ ہم خود کو باحترام بمبئی اور مدراس عدالت عالیاں کے فل بینچز کے اس نظریے سے متفق پاتے ہیں۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے اے ڈی پارتھا سارتھی بنام اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ ریاست آندھرا پردیش، اے آئی آر [1966] ایس سی 38۔ معاملہ کے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ متعلقہ فیصلہ کی مصدقہ کاپی حاصل کرنے کے لئے درخواست حکم سنائے جانے سے پہلے ہی دی گئی تھی۔ عدالت کے سامنے فیصلے کے لئے اٹھنے والا سوال یہ تھا کہ کیا درخواست کی تاریخ اور متنازعہ حکم کے اعلان کی تاریخ کے درمیان کے وقت کو تحدید ایکٹ کی دفعہ 12 (2) کے معنی کے اندر مطلوبہ وقت سمجھا جا سکتا ہے۔ عدالت نے ایسے وقت کو خارج کرنے کے خلاف فیصلہ سنایا۔ درخواست کی تاریخ اور حکم کے اعلان کی تاریخ کے درمیان کا وقت جب مدعی عدالت کے فیصلے کے اعلان کی توقع میں پیشگی درخواست دینے کا انتخاب کرتا ہے تو کسی بھی طرح سے کاپی حاصل کرنے کے لئے درکار وقت نہیں کہا جا سکتا ہے۔ تاہم، اسی تناظر میں عدالت نے مشاہدہ کیا کہ مقننہ کا مقصد پارٹی

کواس قابل بنانا تھا کہ وہ حد بندی کی مدت شروع ہونے کے بعد حکم کی کاپی حاصل کرنے کے لئے درکار وقت کو خارج کرے۔عدالت نے اپنے موقف کی حمایت میں استدلال کا مسودہ تیار کرتے ہوئے کہا،' اگر حد کی مدت شروع ہونے سے پہلے حکم کی کاپی حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو خارج کیا جاسکتا ہے، تو استدلال کی برابری پر، حد کی مدت کے بعد حکم کی کاپی حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو بھی خارج کیا جاسکتا ہے۔اس سے ایک غیر معمولی پوزیشن پیدا ہوگی : ایک فریق حد کی مدت ختم ہونے تک اپنے پاس رہ سکتا ہے اور اس کے بعد آرڈر کی مصدقہ کاپی کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور حد کی مدت سے آرڈر کی مصدقہ کاپی حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو خارج کرنے کا دعوی کرسکتا ہے۔مقننہ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا تھا۔یہ کہنا کافی ہے کہ عدالت کے سامنے فیصلے کے لئے پیدا ہونے والے معاملے کا فیصلہ کرنے کے لئے اس طرح کا مشاہدہ غیر ضروری تھا اور اس لئے اسے محض ایک مشاہدے کے طور پر سمجھا جانا چاہئے جس کی کوئی مثالی اہمیت نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک افسوسناک ہے۔ہم دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کی زبان میں کسی رائیڈر یا اضافی قابلیت کو نہیں پڑھ سکتے ہیں جو خود مقننہ نے فراہم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس طرح مذکورہ بالا دفعہ 12 (2) کے کام کو روک دیا ہے۔ہماری واضح رائے ہے کہ حد کی مدت کا تخمینہ لگاتے وقت کاپی حاصل کرنے کے لئے درکار وقت کو اس حقیقت کی پرواہ کیے بغیر خارج کیا جانا چاہئے کہ آیا کاپی کی مدت ختم ہونے سے پہلے درخواست دی گئی تھی یا نہیں۔

جہاں تک تحدیدا یکٹ کی دفعہ 5 کے اطلاق کا تعلق ہے، تحدیدا یکٹ کی دفعہ 5 کے معنی کے اندر، مقررہ مدت کے اندر اپیل کو ترجیح نہ دینے کے لئے مناسب وجہ کی دستیابی کی بنیاد پر حد کی مقررہ مدت میں توسیع کرنے کا عدالت کا اختیار دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق کے ذریعہ عدالت عالیہ کے اختیارات پر عائد پابندی کے دائرے میں ہے۔ایکٹ کے بارے میں نظر ثانی دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کا صوابدیدی اختیار کسی بھی تاخیر کو معاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے جو مدت کے بعد ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو، جسے تحدیدا یکٹ کی دفعہ 4 سے 24 کے حوالہ سے حد بندی کی مدت کا تخمینہ لگانے سے خارج کیا جاسکتا ہے۔

عدالت عالیہ میں جس وقت ترمیم یں دائر کی گئیں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس قانون کے مطابق، جواب دہندہ کی طرف سے نظر ثانی ایس 3 دن کی مدت کے اندر دائر کی گئی تھی۔ چونکہ کاپی حاصل کرنے کے لئے درکار وقت کو چھوڑ کر کل وقت 60 دن سے زیادہ نہیں ہے، لہذا عدالت عالیہ کے پاس نظر ثانی کی درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کا اختیار تھا۔ عدالت عالیہ کے صوابدیدی دائرہ اختیار میں کوئی غلطی نہیں پائی جا سکتی۔

اپیلیں کسی بھی میرٹ سے عاری ہوتی ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔ قیمت آسان ہے۔

ایس کے ایس

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔



Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document